امام کے ساتھ ایک مقتدی ہو، تو نیا آنے والا جماعت میں کیسے شامل ہو

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:SAR-7452
تاریخ:02-09-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ امام اور ایک مقتدی جماعت قائم کر چکے تھے، مزید ایک نمازی آیا، تو اب کیا امام آگے بڑھ کر ایک صف کا فاصلہ قائم کرے گا یا جو ایک مقتدی پہلے سے کھڑا تھا، وہ ایک صف پیچھے آئے گا اور یہ دونوں پیچھے صف بنائیں گے، کیا صورت اختیار کی جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

امام اور ایک مقتدی جماعت قائم کر چکے تھے، اب مزید ایک مقتدی آیا، تو افضل یہ ہے کہ مقتدی پیچھے آجائے اور اگر مقتدی مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے پیچھے نہ آئے، تو امام کو آگے بڑھنا چاہیے، لیکن اگر امام اور مقتدی میں سے کوئی بھی آگے پیچھے نہیں ہوا، تو آنے والے کو چاہیے کہ مقتدی کو پیچھے آنے یا امام کو آگے بڑھنے کا اشارہ کر دے، مگر جب یہ نیا مقتدی اشارہ کرے، تو اُن دونوں میں سے جسے اشارہ کیا گیا ہو، وہ چند لمحات کے وقفے سے حرکت کرے، تاکہ یہ محسوس ہو کہ گویا یہ شریعت کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے حرکت کر رہا ہے، مقتدی کے حکم کی وجہ سے نہیں کر رہا اور حرکت کرنے والے کے دل میں بھی شریعت کی اتباع کی نیت ہو، مقتدی کے اشارے کی تعمیل کی نیت نہ ہو، کہ اشارے کی تعمیل کی نیت کرنے سے اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

علامہ ابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:”إذا اقتدى بإمام فجاء آخر يتقدم الإمام موضع سجوده كذا في مختارات النوازل وفي القهستاني عن الجلابي أن المقتدي يتأخر عن اليمين إلى خلف إذا جاء آخر وفي الفتح: ولو اقتدى واحد بآخر فجاء ثالث يجذب المقتدي بعد التكبير ولو جذبه قبل التكبير لا يضره، وقيل يتقدم الإمام اهـ ومقتضاه أن الثالث يقتدي متأخرا ومقتضى القول بتقدم الإمام أنه يقوم بجنب المقتدي الأول. والذي يظهر أنه ينبغي للمقتدي التأخر إذا جاء ثالث فإن تأخر وإلا جذبه الثالث إن لم يخش إفساد صلاته۔“ترجمہ: جب ایک شخص امام کی اقتدا کرے، پھر ایک اور نمازی آجائے، تو امام آگے اپنے سجدے کی جگہ کی طرف بڑھ جائے، جیسا کہ مختارات النوازل میں ہے۔ قہستانی میں جلابی سے یہ ہے کہ جب نیا مقتدی آئے، تو مقتدی امام کی دائیں جانب سے ہٹ کر پیچھے آجائے۔ فتح القدیر میں ہے کہ اگر ایک شخص نے اقتدا کی ہو اور پھر تیسرا شخص (دوسرا مقتدی) آجائے تو وہ پہلے مقتدی کو تکبیرِ تحریمہ باندھ لینے کے بعد پیچھے کھینچ لے اور اگر تکبیر سے پہلے کھینچے تو اِس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں اور یہ بھی کہا گیا

ہے کہ امام آگے بڑھ جائے۔(فتح القدیر کی عبارت مکمل ہوئی) اُن کی عبارت کا مقتضیٰ یہ ہے کہ تیسرا شخص پچھلی صف میں اقتدا کرے اور"امام کے آگے بڑھنے" والے قول کا مطلب یہ ہے کہ تیسرا شخص اُس مقتدی کے پہلو میں ہی کھڑا ہو جائے۔ جو رائے زیادہ ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ جب دوسرا مقتدی آئے تو پہلے مقتدی کو چاہیے کہ وہ پیچھے آجائے، اگر وہ پیچھے آجاتا ہے تو ٹھیک، ورنہ نیا آنے والا اُسے پیچھے کھینچ لے، بشرطیکہ اُس پہلے مقتدی کی نماز ٹوٹنے کا اندیشہ نہ ہو۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد2، باب الامامۃ، صفحہ371، مطبوعہ کوئٹہ)

امامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:"جب امام کے ساتھ ایک مقتدی ہو اور دوسرا آئے تو افضل یہ ہے کہ مقتدی پیچھے ہٹے، ہاں اگر مقتدی مسئلہ نہ جانتا ہو یا پیچھے ہٹنے کو جگہ نہیں تو ایسی صورت میں امام کو بڑھنا چاہئے کہ ایک کا بڑھنا دو کے ہٹنے سے آسان ہے، پھر اگر (مقتدی) مسئلہ جانتا ہو، تو جب کوئی دوسرا ملا چاہتا ہے، تو خود ہی پیچھے ہٹنا چاہئے، خواہ امام خود ہی آگے بڑھ جائے، ورنہ اس آنے والے شخص کو چاہئے کہ مقتدی کو اور وہ مسئلہ نہ جانتا ہو تو امام کو اشارہ کرے، انہیں مناسب ہے کہ معاً اشارہ کے ساتھ ہی حرکت نہ کریں کہ امتثالِ امرِ غیر کا شبہہ نہ ہو، بلکہ ایک تامل خفیف کے بعد اپنی رائے سے اتباعِ حکم شرع وادائے سنت کے لئے، نہ اس کا اشارہ ماننے کی نیت سے حرکت کریں، اس صورت میں برابر ہے کہ یہ آنے والا مقتدی نیت باندھ کر اشارہ کرے خواہ بلانیت کے، بہرحال وہ اطاعتِ حکمِ شرع کریں گے، نہ اس کے حکم کی اطاعت اور جو جاہل اس کا حکم ماننے کی نیت کرے گا، تو اس کا تکبیر تحریمہ کے بعد اشارہ کرنا کیا نفع دے گا، کہ امام یا مقتدی کو دوسرے مقتدی کا حکم ماننا کب جائز ہے، لقمہ قراءت میں یا افعال میں لینا کہ امام کو جائز ہے وہ بھی بحکم شرع ہے، نہ کہ اطاعتِ حکمِ مقتدی، جو اس کی نیت کرے گا، اس کی نماز خود ہی فاسد ہو جائے گی اور جب وہ امام ہے، تو اس کے ساتھ سب کی جائے گی۔" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ138، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:"ایک شخص امام کے برابر کھڑا تھا، پھر ایک اور آیا، تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا، خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں، جو ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے، مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا، اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا اِس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اِس کی مانوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لیے ہو، کچھ حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ585، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

24محرم الحرام1443ھ/02ستمبر2021ء

دارالافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے